سوال

(220)ایک شخص نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس شرط پر دیا کہ وہ اسے اپنی بیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے دوسرے شخص کواپنی بیٹی کا رشتہ اس شرط پردیاکہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اسے دے گااوردونوں میں سے کوئی بھی مہرادانہیں کرے گا توکیااس طرح ایک لڑکی کے عوض دوسری لڑکی کا نکاح جائزہے یاضروری ہے کہ دونوں کےلئے حق مہر کا بھی تعین ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کےلئے یہ جائزنہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یااپنی خواتین میں سے کسی دوسری خاتون کا رشتہ اس شرط پردے کہ وہ اسے یااس کے وارثوں میں سے کسی اورکو رشتہ دے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایاہے اوراس کانام شغار(وٹہ سٹہ) رکھاہے۔بعض لوگ اسے نکاح بدل کے نام سے موسوم کرتے ہیں،اس میں خواہ مہرہویانہ ہویہ نکاح جائزنہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح سے منع فرمایاہے اوراس کانام شغاررکھاہے اور نبی ﷺ نے اس کی صورت یہی بیان فرمائی ہے کہ آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا کسی شخص کواسشرط پررشتہ دے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کااس کورشتہ دے گااوراس موقعہ پرآپ نے مہر کاذکرنہیں فرمایاتواس سے معلوم ہواکہ یہ ممانعت مہرہونے یانہ ہونے کی دونوں صورتوں کےلئے ہے،علماء کے اقوال میں سے صحیح ترین قول یہی ہے۔مسند(احمد)اورسنن ابی داؤدمیں جیدسند کے ساتھ حضرت معاویہؓ کی یہ حدیث موجودہے کہ امیرمدینہ نے ان کی خدمت میں ایک خط ارسال کیاجس میں لکھاکہ دوآدمیوں نے نکاح شغارکیاہے اوردونوں نے مہربھی مقررکیاہے تواس خط کے جواب میں معاویہؓ نے امیرمدینہ کویہ لکھاکہ ان دونوں کے نکاح کوختم کردوکیونکہ یہی وہ نکاح شغارہے،جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایاہے۔اس نکاح کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ اس صورت میں عورتوں پرظلم ہوتاہے انہیں ان لوگوں سے شادی پرمجبورکیاجاتاہے،جنہیں وہ ناپسند کرتی ہیں اورانہیں محض ایک دنیوی سامان سمجھ لیاجاتاہے کہ ان کے بارے میں وارث جس طرح چاہیں اپنی رغبت و مصلحت کے مطابق تصرف کریں جیساکہ آج کل وٹہ سٹہ کانکاح کرنے والوں کے عمل سے ثابت ہوتاہے الامن شاء اللہ!

حدیث ابن عمرمیں شغارکی تشریح میں جویہ آیاہے کہ ’’آدمی اپنی بیٹی کا رشتہ کسی شخص کواس شرط پردے کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ اسے دے گااوردونوں کےلئے حق مہربھی نہ ہو۔‘‘تویہ تشریح نافع کی ہے،یہ نبی ﷺ کا کلام نہیں ہے کہ’’دونوں کےلئے حق مہربھی نہ ہو۔‘‘نبی ﷺ نے شغارکی جوتشریح فرمائی ہے اس میں مہر کاذکرنہیں ہے جیساکہ قبل ازیں اس حدیث کوبیان کیاجاچکاہے اورظاہرہے کہ نبی ﷺ کافرمان نافع کے کلام سے مقدم ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص341

محدث فتویٰ